بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر☆

اردو میں ذکرِ سیرت اور بلوچستان

I نثری سیرت نگاری

تاریخ اسلام، مولف: گل محمد خان جسکانی، مطبوعہ اسلامیہ پریس کوئٹہ،

ناشر: اقبال اسٹیشنری مارٹ کوئٹہ، ۱۹۵۱ء، صفحات ۸۰،

حصہ اوّل دس ابواب پر مشتمل ہے۔ دوسرا اور تیسرا باب حضور پاک سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہے۔

مختصر تاریخ اسلام، مولف: چودھری محمود خان، مطبوعہ اسلامیہ الیکٹرک پریس کوئٹہ،

ناشر: اقبال اسٹیشنری مارٹ کوئٹہ، ۱۹۵۱ء، صفحات ۷۲،

سوال وجواب کے انداز پر مرتب کی گئی ہے۔ اس میں عرب قبل از اسلام، عہد اسلام، خلافت راشدہ، عہد بنی اُمیہ، حادثہ کربلا، عہد بنی عباس اور صلیبی جنگیں شامل ہیں۔

دین کی باتیں (حصہ سوم) مولف: مولانا عبدالشکور طوروی (المتوفی جون ۱۹۸۰ء) زیر اہتمام اسلامیہ پریس کوئٹہ، ناشر مولف، ۱۹۵۱ء، صفحات ۶۶،

کتابت وطباعت نہایت عمدہ، کتاب کے سرورق پر دین کی باتیں حصہ سوم یعنی معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہے۔

اس میں چیدہ چیدہ معجزات (جیسے شق القمر، ستون حنانہ کا رونا، درختوں سے سلام کی آواز، پہاڑ کا ہلنا، اشارے سے بتوں کا گرنا، جانور کا سجدہ کرنا، جانور کا خدمت اقدس میں شکایت کرنا،

☆۔ ۴۲۷، اے۔ او بلاک III سیٹلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ،

گھوڑوں کے پاؤں دھنس جانا، شیر خدا (کرم اللہ وجہہ) کی آنکھوں کا اچھا ہونا، آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہونا، دودھ کے پیالے میں برکت وغیرہ) مع پیش گوئیاں (مثلاً معرکہ بدر سے پہلے آنحضرت ﷺ نے میدان میں صحابہؓ کو مختلف جگہیں. بتائیں جہاں جہاں کافر مارے جانے والے تھے۔) اور واقعۂ معراج نہایت آسان اور دلچسپ پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔

دین کی باتیں (حصہ چہارم) مولف: مولانا عبدالشکور طوروی، بلوچستان پریس زیر اہتمام اسلامیہ پریس کوئٹہ میں چھپا، مولف نے اسے جامع مسجد کوئٹہ سے شائع کیا۔ ۱۹۵۱ء صفحات ۸۰،

یہ حصہ غزوات نبوی ﷺ پر مبنی ہے۔ اس میں چیدہ چیدہ اسلامی جنگوں کا ذکر ہے۔ جن میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ انداز بیان اتنا دلکش اور متاثر کن ہے کہ اس کے مطالعہ سے جوشِ ایمانی میں اضافہ اور شوق شہادت دوچند ہو جاتا ہے۔

تجدید الاسلام: مصنفہ دین محمد افغانی، مطبوعہ بلوچستان پریس کوئٹہ، ۱۹۵۷ء، صفحات ۵۱۲،

اس کتاب کے مقصد کو ظاہر کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے:

"عہد بنو اُمیہ سے لے کر آج تک مسلمان جن جن مقامات پر "قرآنی صراطِ المستقیم" سے پھسل کر خود ساختہ طور پر طریقوں پر گامزن ہوگئے ہیں وہ انہیں صاف صاف بتلا دیئے جائیں اور پھر ان کے سامنے وہ لائحہ عمل بھی رکھ دیا جائے جس پر چل کر قرنِ اول (عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحیح اسلام پر گامزن ہو سکیں۔"

ملی آئین: مولف دین محمد افغانی پشینوی، کوئٹہ، سن اشاعت ندارد، صفحات ۳۵۲، اس میں بھی "تجدید الاسلام" کی طرح قرآن و سنت اور تاریخ اسلام کی روشنی میں مسلمانوں کے تمام سیاسی، معاشی، معاشرتی اور مذہبی مسائل کا حل پیش کیا ہے۔

دینیات: مرتبہ مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالشکور طوروی، ناشر: سلیم بک ڈپو شارع لیاقت کوئٹہ، ۱۹۶۱ء صفحات ۱۲۸،

کتابت و چھپائی نہایت عمدہ اس میں پندرہواں سبق تا اکیسواں سبق سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہے۔ مولفین کا انداز نہایت دلکش اور دل پذیر، زبان عام فہم ہے۔ مشکل الفاظ کے استعمال سے اجتناب برتا گیا ہے۔

ظفر اسلامیات: مولف نامعلوم، ناشر: سلیم بک ڈپو شارع لیاقت کوئٹہ، سن اشاعت ندارد، صفحات ۵۳،

اس کا چھٹا سبق سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نواں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ (جیسے کسی بھائی کی حاجت براری کرنے والا ایسا ہے کہ گویا تمام عمر خدا کی خدمت میں گزار دی۔ پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے۔ اگرچہ تمام رات عبادت کرے اور تمام دن روزہ دار رہے۔ جو کام سب سے زیادہ سببِ مغفرت ہوگا وہ کشادہ روئی اور شیریں زبانی ہے) پر مشتمل ہے۔

شجرۃ الاصول فی حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اردو، مولف: مولانا ثناءاللہ سہنہ بھاگوی، مطبع یور پرنٹر سکھر، ناشر: مدرسہ عربیہ دارالعلوم بھاگ بلوچستان، سن اشاعت ندارد، صفحات ۱۶، کتابت مولف نے خود کی ہے۔

اس کتابچے میں علم اصول حدیث کی اصطلاحات، حدیث کی تقسیم وغیرہ کا بیان ہے۔ اصول حدیث کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"علمِ اصول حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعے حدیث کے احوال معلوم کئے جائیں۔"

یوں تو چھوٹی سی کتاب ہے مگر اچھی خاصی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ علم حدیث کے مبتدین کو ایک ہی نشست میں حدیث کی اصطلاحات سے واقفیت ہو جاتی ہے۔

حیات طیبہ مبارکہ حضرت جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فداابی وامی، مولف: مولانا محمد منیرالدین، مطبوعہ: جنگ پرنٹنگ پریس کوئٹہ، مؤلف نے اسے سنہری مسجد کوئٹہ سے شائع کیا۔ صفر المظفر ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء، صفحات ۴۸،

کتاب کے آغاز میں قرآن مجید کی اُن آیات مبارکہ کا حوالہ دیا گیا ہے جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتری ہیں۔ ان آیات کریمہ کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ ابتدا اس آیت مبارکہ سے ہوتی ہے۔

> ترجمہ: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سچا دین دے کر خلق کی طرف بھیجا ہے کہ ماننے والوں کو خوشخبری سناتے رہئے اور نہ ماننے والوں کو سزا سے ڈراتے رہئے اور آپ ﷺ سے دوزخ جانے والوں کی باز پرس نہ ہوگی۔

وصال مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ مواد موجود ہے۔ علاوہ ازیں صحابہ کرامؓ کی توقیر کے سلسلے میں کئی احادیث شامل کی گئی ہیں۔

فلسفۂ معجزات: مولانا قاری محمد طیب، تقریر: جامع مسجد کوئٹہ، ۳ جون ۱۹۶۲ء بروز اتوار صبح پونے دس بجے سے سوا بارہ بجے تک۔ مرتب: مولوی نور النبی خطیب جامع مسجد چلتن مارکیٹ و مدرس اسلامیہ ہائی اسکول کوئٹہ، ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر کوئٹہ سے شائع کیا۔ صفحات ۹۱،

کتاب میں حکیمانہ انداز میں دلائلِ عقلیہ سے معجزات کا وجود اُن کی حکمت، معجزات اور سائنس کا باہمی تعلق اور انبیاء کے لئے معجزات کیوں ضروری ہیں؟ یہ سب فصیح و بلیغ انداز میں فکر کی گہرائی اور گیرائی اور علم کی دسعت سے بیان ہوئے ہیں۔ کتاب میں اصل مضمون کے علاوہ ضمناً دوسرے مضامین بھی آئے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے زہد و تقویٰ پر زیادہ زور ہے۔

دین و دنیا (قلمی) مرتب: بلوچستان کے نامی گرامی صحافی، اور تحریکِ پاکستان کے نامور رہنما مولانا عبدالکریم (التوفی ۱۹۶۹ء) یہ اُن چالیس تقریروں کا مجموعہ ہے جو مولانا عبدالکریم نے کوئٹہ میں ریڈیو اسٹیشن کے قیام کے آغاز یعنی ۱۹۵۶ء سے لے کر ۶۷۔۱۹۶۶ء تک مختلف اوقات میں نشر کیں۔ اُن میں سے بعض کے عنوانات یہ ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منتظم کی حیثیت سے، اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، سادگی اور بے تکلفی کا پہلو، سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے، عید میلاد النبی، حضور ﷺ کی مقدس زندگی مسلسل جہاد رہی، حضور کریم ﷺ کی عید، شبِ معراج کی اہمیت، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ، اخلاق نبوی (عدل و انصاف) وغیرہ۔ انداز نگارش شستہ، توانا اور دل پذیر ہے۔ "دین و دنیا" کا دیباچہ کے جی علی سابق ڈائرکٹر ریڈیو پاکستان کوئٹہ نے لکھا ہے جبکہ نذرانہ عقیدت کے عنوان سے عبدالصمد درانی اور "بلوچستان میں تحریک پاکستان کا پہلا نقیب" کے تحت فضل احمد غازی نے خامہ فرسائی کی ہے۔

آداب زندگی: مولف: محمد اقبال سلمان، ناشر مکتبہ جدید لاہور، ۱۹۶۳ء، صفحات ۳۰۸،

نفسیات سب کے لئے: مولف: محمد اقبال سلمان، ناشر مکتبہ جدید لاہور، ۱۹۶۵ء صفحات ۱۳۳،

محمد اقبال سلمان نے اپنی ان دو کتابوں میں حضور پاک سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے بر محل مثالیں دی ہیں۔

پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم، تقریر از مولانا عبدالشکور دین پوری، کوئٹہ ۱۹۶۷ء، مرتب: حافظ محمد صابر علی اختر انبالوی جامع مسجد جنرل پوسٹ آفس، کوئٹہ، تاریخ اشاعت: ۲۳ جمادی الثانی

۱۳۸۷ھ / ۲۸ ستمبر ۱۹۶۷ء صفحات ۱۶،

اس کے بارے میں مولانا محمد عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن رجسٹرڈ پاکستان بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔ ''کتابچہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ نوخیز نو طرز خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کی شعلہ افشاں تقریر کی ایک جھلک ہے، دیکھی۔ چونکہ ان کا طرز تقریر کسی تعارف کا محتاج نہیں، سمندر کی طغیانی، ہوا کے لطیف جھونکے، شیروں کی گرج، صوفیوں کا مذاقِ عارفانہ، تمام ہی بیان میں موجود ہے۔''

اس دل پذیر تقریر کے پڑھنے سے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو چند ہو جاتی ہے۔

کاشانۂ وحدت، مرتب: خان محمد سرور خاں، البلاغ پریس ۱۱۹ سرکلر روڈ بیرون شاہ عالم گیٹ لاہور میں چھپی اور مؤلف نے اسے کوئٹہ سے شائع کیا، ۱۹۶۱ء، صفحات ۱۸۴،

اس میں باب دوم سرور کائنات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف ہے۔

طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، مولف: دولت علی نقشبندی، مطبوعہ، بولان مسلم پریس جناح روڈ کوئٹہ، ناشر خود مولف، سن اشاعت ندارد،

اس کتاب کے شروع میں مندرج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض کی دوا ہے۔ بعد ازاں مولف نے مختلف بیماریوں میں کلونجی کا استعمال بیان کر کے لکھا ہے کہ یہ ایک مقوی دوا ہے۔ خون کو صاف کرتی ہے۔ بلغمی امراض میں مفید ہے۔ گردہ مثانہ کی پتھری کو خارج کرتی ہے۔ دماغی امراض میں مفید ہے۔

مسلمان اور عدل و انصاف، بدگمانی و غیبت، مولف: دولت علی، مگر مولف کے نام کی جگہ ''مؤلفہ یک از خاک پاچشموی'' لکھا ہے۔ نظر ثانی شیخ محمد انور و شیخ کرامت اللہ نے کی ہے۔ یہ حضرت عبدالحی چشموی (م ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء) کی زیر سرپرستی ترتیب دی گئی ہے۔ اس کتابچے میں عنوان بالا پر قرآن و حدیث کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ یہ کتابچہ بولان مسلم پریس کوئٹہ میں چھپا۔ سن اشاعت ندارد، صفحات ۱۶،

چہل حدیث، مترجم اردو: مولانا غلام اللہ خارانی، ناشر: مولانا احتشام الحق آسیا آبادی، جامعہ رشیدیہ آسیا آباد تحصیل تمپ ضلع تربت مکران، سن اشاعت درج نہیں۔

چالیس حدیثوں کے مجموعے کئی زبانوں میں ترجموں کے ساتھ منظر عام پر آئے ہیں۔
خاران کے عالم دین مولانا غلام اللہ نے بڑے ذوق و شوق کے ساتھ چالیس احادیث مبارکہ مع اردو ترجمہ کو مرتب کیا ہے۔

مسلمان اور وسواس، مؤلف: دولت علی نقشبندی، مطبوعہ بولان مسلم پریس کوئٹہ، ناشر: خود مؤلف، نظر ثانی: مولانا عبد الشکور طوروی خطیب جامع مسجد کوئٹہ، ۱۹۶۶ء صفحات ۲۰۔

یہ کتابچہ سورہ الناس اور وسواس پر محیط ہے۔ وسواس کے متعلق کئی احادیث بیان کی گئی ہیں۔ بخاری و مسلم کی یہ حدیث قابل ذکر ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

> میری امت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو معاف فرما دیا ہے۔ جب تک کہ انسان ان وسوسوں کے موافق عمل نہ کرے یا زبان سے کچھ نہ کہے۔

شمشاد خراماں، مولف نثار احمد محشر رسول نگری، ناشر: سجاد پبلی کیشنز ۱۹ آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ، مطبوعہ پاکستان پریس جناح روڈ کوئٹہ، ۱۹۷۸ء، صفحات ۱۴۵۔

اس میں محشر صاحب نے ایک مرد خدا مست ڈاکٹر شمس الدین شمشاد خلف الرشید مرزا لعل دین کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا اتباع کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں کو پیار، ہمدردی اور حکمت سے موہ لیا۔ اُن کے پاس جو مریض آتے وہ جسمانی دوا کے علاوہ روحانی دوا بھی لے جاتے۔ اس تذکرے میں ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ میں سے بعض واقعات کی جانب توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔

حضرت شمشاد نے محشر رسول نگری کو لکھا تھا کہ

> "فنا فی اللہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں عبدہ یعنی خدا ہی کا بندہ ہو جاتا ہے۔"

شمشاد کا فقر اس قدر عملی تھا کہ ایک دفعہ محشر صاحب نے ان سے دریافت کیا کہ قرآن کے اسرار و رموز کا انکشاف کس طرح ہو سکتا ہے۔ شمشاد نے مختصر سا جواب دیا:

> قرآن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منشا کے مطابق عمل کرنے سے۔"

انداز نگارش سپاٹ، اثر انگیز اور عمل کی راہ پر گامزن ہونے میں ممد و معاون ہوتا ہے،

درود شریف تنجینا (عربی / اردو) اسے دولت علی نقشبندی نے شائع کیا۔ مطبع کا نام اور سن اشاعت ندارد، صرف ایک صفحہ پر مبنی ہے۔

درود شریف تنجینا (عربی / اردو) اسے دولت علی نقشبندی نے چھپوایا۔ مطبع کا نام اور سن اشاعت موجود نہیں، دو صفحات پر مشتمل پمفلٹ، اس میں ایک جانب استغفار، درود شریف تُنجینا، سورہ ایلٰف درج ہیں اور دوسری طرف نصائح۔

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ پیغام محبت وانسانیت، مصنفہ: بیگم ثاقبہ رحیم الدین، ناشر: مصنفہ خود ہیں۔ ۹ جامی روڈ، راولپنڈی کینٹ، پہلا ایڈیشن اکتوبر ۱۹۸۱ء، دوسرا ایڈیشن دسمبر ۱۹۹۰ء، صفحات ۹۹، اس میلاد النبیؐ کی تقریب سعید میں نہ صرف کوئٹہ بلکہ پشین، نوشکی، مستونگ، سبی، چمن، زیارت، لورالائی، گوادر اور قلات کے دور دراز علاقوں سے خواتین شریک ہوئیں۔ اس میلاد شریف کی ترتیب کچھ یوں تھی۔ رسولِ کریم ﷺ کی حیات مبارک کو مختلف ادوار میں عمر اور واقعات کے اعتبار سے تقسیم کیا گیا۔ حمد و ثنا اور درود شریف کے کئی انداز تھے۔ جن میں جدید ممتاز اور نامور اہل قلم کی تخلیقات شامل تھیں۔ ہر مضمون کے عنوان سے نعت معنوی اعتبار سے منسلک تھی۔ محترمہ ثاقبہ صاحبہ کا اپنا مضمون ''انسانی حقوق کے علمبردار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم'' بھی شامل تھا۔ آپ نے محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں عنوانات میں ربط پیدا کرنے کی خاطر راوی کا کردار سعادت کے طور پر ادا کیا۔

علم حدیث میں سندھ کا حصہ، مصنف: پروفیسر ڈاکٹر حکیم محمد قاسم عینی خارانی، (قلمی) پی ایچ ڈی کا مقالہ، جس پر آپ کو جامعہ سندھ نے ڈگری دی۔ آپ نے رسالہ دکتری بلوچستان میں بیٹھ کر ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء میں مکمل کیا۔ یہ مقالہ ۵۲۱ اوراق اور دو حصوں، ا۔ مقدمہ (۱۲ عنوانات پر منقسم)، ۲۔ تذکرۂ رجال (دس ابواب پر مبنی) پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے (بلوچستان میں دینی ادب قلمی ص ۲۱۶ تا ۲۱۸) لکھا ہے کہ ''فاضل محقق نے نہایت عرق ریزی سے مقالہ کی ترتیب و تدوین کی ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بلوچستان میں، مصنف: ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ناشر: اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور، اکتوبر ۱۹۸۳ء، صفحات ۴۳۲، ترتیب انتساب، آغاز سخن (پروفیسر انور رومان) حرف نیاز (انعام الحق کوثر) باب اوّل (بلوچستان کا جغرافیائی اور تہذیبی پس منظر، اسلام

کی آمد اور اس کے اثرات) باب دوم (براہوئی کتب اور نعت گوئی) باب سوم (بلوچی کتب اور نعت گوئی) باب چہارم (پشتو کے نعت گو شعرا) باب پنجم (فارسی گو شعرا کا نعتیہ کلام) باب ششم (اردو نعت گوئی اور چند متعلقہ کتب) باب ہفتم (بلوچستان میں نعتیہ مشاعرے، عید میلاد النبی کی تقریبات، تعلیمی اور دینی اداروں میں میلاد کی تقریبات) اخبارات اور رسائل کے سیرت نمبر، ریڈیو، ٹی وی پروگرام، اختتامیہ، ضمیمہ (بلوچستان میں موجود دینی مدارس، ضلع وار) کتابیات اس کتاب پر دسمبر ۱۹۸۴ء میں صدارتی ایوارڈ ملا۔

کتاب میں جن جن زبانوں کی نعت کے نمونے دیئے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ اُن کا اردو ترجمہ موجود ہے۔ جس کی وجہ سے ناقدین کی نظر میں کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

ڈاکٹر سلطانہ بخش نے کتاب کے متعلق کہا تھا کہ ''اس میدان میں تحقیقی کام بلوچستان کے علاقے میں پہلی بار ہوا ہے۔ ڈاکٹر کوثر نے ہمیں بلوچ لہجے کے ذائقے سے آشنا کر دیا ہے۔'' (کتابچہ روئداد تقریب رونمائی نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں، ۷ جنوری ۱۹۸۵ء اسلام آباد)

ڈاکٹر وحید قریشی کے خیال میں ''ڈاکٹر کوثر نے یہ کتاب لکھ کر ادب اسلام اور پاکستان کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔'' (روزنامہ جنگ کراچی ۲۸ فروری ۱۹۸۴ء)

محترم حکیم محمد سعید نے اسے تحقیق و تاریخ دونوں کا ایک مستحسن نمونہ قرار دیا تھا۔ (روزنامہ جنگ کوئٹہ ۵ فروری ۱۹۸۴ء)

الحدیث: زیر اہتمام ڈاکٹر انعام الحق کوثر، شائع کردہ ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم بلوچستان کوئٹہ ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء یہ حدیث (سترہ نقاط پر مبنی۔ پہلا میرا راس المال (اصل سرمایہ) تو معرفت ہے۔ آخری سترہ، میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے) بلوچستان بھر میں بچوں، بچیوں، طلبہ و طالبات کے حسن قرأت، نعت خوانی اور سیرت طیبہؐ کے علاوہ علمی و تعلیمی مقابلوں میں بطور انعام دی جاتی رہی، علاوہ ازیں اسکولوں اور کالجوں کے اساتذہ کرام کی تعلیمی سرگرمیوں کے مقابلوں اور تجدیدی کورسز کے بعد بطور معاون دی جاتی تھی۔

نیکی کی کلیاں، (I تا VI) مولف: ڈاکٹر انعام الحق کوثر، مطبوعہ پکٹوریل پرنٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ اسلام آباد، ناشر: ابلاغی اطلاعاتی سروس یونیسف اسلام آباد، ملنے کا پتہ: سیرت اکادمی بلوچستان کوئٹہ ۱۹۹۱ء، ۱۹۹۲ء، ۱۹۹۳ء صفحات ۲۴ تا ۳۲،

ان کی بنیاد حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ اور اسلام کے بڑے بڑے رہنماؤں کے سچے واقعات پر مبنی ہے۔ جن میں زیادہ تر اخلاقی پہلوؤں پر زور دیا گیا ہے۔ مگر انداز بوریت کے ساتھ نصیحت کرنے والا نہیں بلکہ ان میں ایک خوبصورت اور دلچسپ کہانی پن موجود ہے۔ الفاظ آسان اور عام فہم ہیں۔

کتاب نمبر I میں دوسری کہانی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں ہے۔ جس میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ سے ایسے واقعات بیان کئے گئے ہیں جن سے مساوات، خدا ترسی اور محنت کی عظمت اُجاگر ہوتی ہے۔ ان کا انگریزی ترجمہ پروفیسر انور رومان نے بعنوان Ever Blooming Virtues کیا ہے، ۱۹۹۷ء میں۔ سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) کوئٹہ نے یونیسف اسلام آباد کی معاونت سے شائع کیا ہے۔

بلوچستان میں دینی ادب (قلمی) ڈاکٹر عبدالرحمان براہوئی، ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء صفحات ۱۲۲۴،

اس رسالۂ ڈکتری کے ہر باب میں فارسی، اردو، پشتو، براہوئی اور بلوچی کتب کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے مندرجات ہیں:

۱۔ عرض حال، ۲۔ مقدمہ (تاریخ و جغرافیہ بلوچستان) ۳۔ باب اوّل تراجم و تفاسیر قرآن مجید، ۴۔ باب دوم قرات د تجوید، ۵۔ باب سوم حدیث و شروح حدیث، و اصولِ حدیث وغیرہ، ۶۔ باب چہارم فقہ و اصول فقہ و میراث، ۷۔ باب پنجم فتاویٰ، ۸۔ باب ششم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۹۔ باب ہفتم تاریخ و تذکرہ، ۱۰۔ باب ہشتم تصوف و اخلاقیات، مواعظ و خطبات، ۱۱۔ باب نہم عقائدِ کلام، مناظرہ وغیرہ، ۱۲۔ باب دھم اوراد، وظائف، عملیات وغیرہ، ۱۳۔ باب یازدھم علمِ صرف و نحو فلسفہ منطق وغیرہ، ۱۴۔ باب دوازدھم متفرقات، ۱۵۔ اسمائے کتب، ۱۶۔ مصنفین مع تصانیف، ۱۷۔ کتابیات۔

پشتو میں سیرت نگاری: پروفیسر صاحبزادہ حمید اللہ، ناشر: نادر ٹریڈرز مستونگ، مقامِ اشاعت: قلات پریس رستم جی لین کوئٹہ، ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء، صفحات ۲۰۴،

عنوانات: ۱۔ پشتون اور اسلام ۲۔ سیرت پر پشتو کتب، ۳۔ قلمی کتب سیرت، ۴۔ نورنامہ، ۵۔ تفسیر سورہ والضحیٰ و معجزات النبیؐ، ۶۔ معجزاتِ کبیر، ۷۔ قصیدہ بردہ، ۸۔ پشتو شعراء اور نعت گوئی، ۹۔ قندہاری نعت گویاں، ۱۰۔ گلشن نوروز، ۱۱۔ جدید نعت گویاں، ۱۲۔ مقالاتِ سیرت، ۱۳۔ کتابیات۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیما گل مگسی، ناشر: نادر ٹریڈرز مستونگ، ۱۹۸۹ء، صفحات ۲۵،

یہ کتاب، عقیدت کے پھول، حضور پاک ﷺ کی ابتدائی زندگی، حضور پاک ﷺ کا بچوں کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور حضور پاک ﷺ کی احادیث پر مشتمل ہے۔ زبان و بیان سادہ اور اثر پذیر ہے۔

احترامِ بچہ، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، زیر اہتمام سیرت اکیڈمی (شعبہ نونہالان) ۲۷۲، اے۔ او بلاک III سٹیلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ، تعاون واشتراک، یونیسیف پاکستان، مطبوعہ عبدالرحمٰن پرنٹرز، اسلام آباد نومبر ۱۹۹۹ء، پہلی بار ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۲ء، ۱۹۹۴ء، ۱۹۹۷ء، صفحات ۱۰،

کتابچے میں حقوق الاطفال کا احساس بڑی خوبی سے دلایا گیا ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک اور اُسوہ حسنہ سے مثالیں دے کر موضوع کو روشن اور عیاں کیا گیا ہے۔

نجاشی کا دربار، شاہدہ بخاری، طابع فائن بکس پرنٹرز، لاہور، ناشر، دعوۃ اکیڈمی، اسلام آباد، ۱۹۹۳ء، صفحات ۱۶،

یہ چار کہانیوں (۱۔ نجاشی کا دربار، ۲۔ دنیا کی سچی خاتون حضرت عائشہ صدیقہؓ، ۳۔ عدل و انصاف، ہسپانیہ کے بادشاہ عبدالرحمان کا واقعہ، ۴۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایثار) پر مشتمل ہے۔ سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو موجود ہے۔ کہانیاں سچے واقعات پر مبنی ہیں۔ اندازِ بیان سلیس، دلچسپ اور اثر انگیز ہے۔

اسلام اور بچے کی تربیت و نگہداشت، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، زیر اہتمام سیرت اکیڈمی (شعبہ نونہالان) ۲۷۲، اے او بلاک III سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ، تعاون واشتراک، یونیسیف پاکستان اسلام آباد ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۷ء، ۱۹۹۹ء، صفحات گیارہ،

سرور کائنات بحیثیت داعی امن و اخوت: ڈاکٹر انعام الحق کوثر، طابع، ادارہ تحقیقات اسلامی پریس اسلام آباد، ناشر، دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلام یونیورسٹی اسلام اباد، ۱۹۹۳ء، صفحات ۲۰، سلسلہ کتاب نمبر ۱۶۳،

اس میں صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے واقعات کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ کس طرح ایسے وقت میں جب مسلمان اپنے دشمن پر ہر طرح غالب تھے، لیکن رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

تلوار کو نیام میں رکھا اور زمین کو انسان کے خون سے رنگین ہونے سے بچا کر انسانیت کو امن کا درس دیا۔

اسلامی فلاحی مملکت چند عملی تجاویز، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، طابع ادارہ تحقیقات اسلامی پریس اسلام آباد، ناشر دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، سن اشاعت ندارد صفحات ۲۵، سلسلہ کتاب نمبر ۱۷۱،

اس میں ایک اسلامی مملکت کے خدوخال اجاگر کرنے کے لئے حیاتِ طیبہ سے مختلف واقعات چن چن کر بیان کئے ہیں،

تعمیر، تعلیم اور معلم، پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر، طابع، ادارہ تحقیقات اسلامی پریس، اسلام آباد، ناشر دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ۱۹۹۳ء، صفحات ۳۰، سلسلہ کتاب نمبر ۱۸۳،

عنوان بالا پر گفتگو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کی گئی ہے۔

تعلیمی مثلثیں: ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ناشر، سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) مکتبہ شال، سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء صفحات ۱۱۰،

تبصرہ نگار کے مطابق مصنف کی روش کا سرچشمہ سرورِ کونین حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دین اسلام کے دوسرے بزرگوں کی سیرت ہے۔ بہت سی روایات اور احادیث بھی اس باب میں موجود ہیں۔ جن کے ذریعے موضوعات کو بڑے منظم انداز سے تقسیم کیا گیا ہے۔ (ہفت روزہ حرمت، اسلام آباد ۱۸ تا ۲۴ فروری ۱۹۹۴ء روزنامہ مشرق، کوئٹہ ۳ فروری ۱۹۹۴ء)

سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ناشر: سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) مکتبہ شال، سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ، ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۶ء (بمناسبت پاکستان گولڈن جوبلی) صفحات ۱۶۴،

اس میں انتساب، پیش لفظ (پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی) محسن انسانیت اور ہم (پروفیسر محمد انور رومان) حرفِ عقیدت (مصنف) کے علاوہ گیارہ مضامین ہیں۔ تفصیل یوں ہے۔ ۱۔ احترام بچہ، ۲۔ رسول مقبول ﷺ کی شخصیت تاجر کی حیثیت سے، ۳۔ رسول اکرم ﷺ کی حکمت، اصلاحِ معاشرہ کا ایک گوشہ، عفو و درگزر، ۴۔ انسانی حقوق اور تعلیماتِ نبوی ﷺ، ۵۔

سرور کائنات ﷺ بحیثیت داعی امن و اخوت، ۶۔ حضور پاک سرور کائنات ﷺ کا نظامِ عدل، ۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت امنِ عالم کے نقیب، ۸۔ اسلامی فلاحی مملکت اور اس کے قیام کے لئے عملی تجاویز، ۹۔ داعیان الی الخیر کی شخصیت، کردار اور اوصاف، ۱۰۔ موجودہ حالات میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ اور عملی تجاویز، ۱۱۔ سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان بلوچستان میں۔

اس کتاب پر مسلم سجاد صاحب تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''سیرت پاک ﷺ پر تحریرات کا یہ مجموعہ روایتی کتب سیرت سے مختلف ہے۔ مصنف نے معلومات فراہم کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس سے آج کے انسان کے لئے نتائج بھی اخذ کئے ہیں۔ سیرت کے شائقین اس کتاب کو ہاتھ میں لیں گے تو بہت کچھ پائیں گے، علم بھی، جذبہ بھی اور عملی نقطہ نظر بھی''۔ (ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور، فروری ۱۹۹۵ء ص ۸۰، ۸۱)

شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعیدؒ کی نظر میں:

''سیرت پاک کی خوشبو نہایت خوشبودار کتاب ہے۔'' (خط مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۳ء)

حیات بعد الممات: ڈاکٹر غلام صدیق بگٹی، ناشر: گابا ایجوکیشنل بکس، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی، ۱۹۹۶ء، صفحات ۱۱۶،

انتساب، مقدمے کے بعد کتاب چھ حصوں (۱۔ ایمان مفصل و مجمل، دنیا کے مذاہب، ۲۔ قرآن پاک، اسلامی تعلیمات، ۳۔ ابلیس دشمنِ انسان، ۴۔ احکامِ خداوندی، اصلاحِ افراد و جماعت، ۵۔ سزا و جزا، ۶۔ خوف خدا) میں منقسم ہے۔ مقدمے میں احکامات خداوندی اور اُسوہ حسنہ کو اپنانے پر زور دیا ہے۔ کتاب صوری و معنوی اعتبار سے قابل قدر ہے۔

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں، ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر، ناشر: سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) کوئٹہ، مطبع یونائٹڈ پرنٹرز، کوئٹہ، ۱۹۹۷ء بمناسبت پاکستان گولڈن جوبلی، صفحات ۴۵۸،

تفصیل یوں ہے: نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم با آیات قرآن حکیم، سید حسن مثنیٰ ندوی، فضائل و فوائد درود شریف نرجس رضوی، ڈاکٹر محمد طفیل،

انتساب، پیش لفظ، محترم حکیم محمد سعید، حرف نیاز ڈاکٹر انعام الحق کوثر (یہ سات حصوں پر مبنی ہے)

پہلا باب: براہوئی کتب اور نعت گوئی، دوسرا باب: بلوچی کتب اور نعت گوئی، تیسرا باب: پشتو کے نعت گو شعراء، چوتھا باب: فارسی گو شعرا کا نعتیہ کلام، پانچواں باب: اردو نعت گوئی اور چند متعلقہ کتب، چھٹا باب: بلوچستان میں نعتیہ مشاعرے، عید میلاد النبیؐ کی تقریبات، سیرت پاک ﷺ سے متعلق تقاریب، اخبارات و رسائل کے سیرت نمبر، ریڈیو، ٹی وی پروگرام، سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ)، مختلف صاحبان اور دیگر متعلقہ انجمنوں کی کارکردگی، ساتواں باب: بلوچستان میں دینی مدارس، کتابیات،

ششماہی نقطۂ نظر اسلام آباد (اکتوبر ۱۹۹۸ء۔ مارچ ۱۹۹۹ء) کے تبصرے ص ۳۴، ۳۵) میں درج ہے:

''بلوچستان کے حوالے سے نعت گوئی اور سیرت نگاری پر یہ ایک بھرپور کاوش ہے۔ جناب مصنف نے نعت گو شاعروں اور سیرت نگاروں کے بارے میں جو سوانحی معلومات یکجا کی ہیں شاید اس انداز میں یہ معلومات کہیں اور دستیاب نہیں ہیں۔''

انمول خزانہ، میر عبدالقادر نوشیروانی، پتہ کوئٹہ نیو مشن روڈ چوک ملک غلام محمد اینڈ سنز، سنِ اشاعت درج نہیں، صفحات ۴۴۹،

شروع میں اللہ تعالیٰ کے اسمِ مبارک پھر حضور پاک سرور کائنات ﷺ کے حالات زندگی دیئے ہیں۔ بعد ازاں قرآنی آیات مع ترجمہ اور احادیث اردو میں تحریر کی ہیں۔

تسکین القلوب المسلمین، میر عبدالقادر نوشیروانی، پتہ ملک غلام محمد اینڈ سنز نیو مشن روڈ چوک کوئٹہ، سن اشاعت موجود نہیں، صفحات ۳۸۳،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ مبارکہ پر مبنی ہے۔

چہل حدیث صلوٰۃ وسلام: مرتبہ محمد اقبال مدینہ منورہ، ماخوذ از فضائلِ درود شریف مولفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ، ناشر: سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) کوئٹہ ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء، صفحات ۶۵،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ درود شریف ایسا ورد ہے جو فرشِ زمیں پر پڑھا جاتا ہے اور عرشِ بریں پر سنا جاتا ہے۔

ناشر: سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) کوئٹہ ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء، ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء،

صفحات ۴۸،

تاریخ اسلام اور مسلمانوں کی نشاۃِ ثانیہ: پروفیسر انور رومان، ناشر نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد مطبع نواز پرنٹنگ پریس، لاہور، ۱۹۹۸ء، صفحات ۲۳۰،

عنوانات: انتساب، آئینہ گفتار، باب اوّل (خلافت راشدہ) باب دوم (خلافت ملوکیہ) باب سوم (تجارت بالایمان و بالقرآن۔ اسلام ملائشیا اور انڈونیشیا میں) باب چہارم (اسلام کی قوت نامیہ)

۱۔ عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق (دورِ نبوی ﷺ)

۲۔ علم و فضل، خواندگی اور تعلیمِ عامہ (دورِ نبوی ﷺ)

۳۔ اسلامی معاشرے کی تشکیل (دورِ نبوی ﷺ)

۴۔ خلافتِ الٰہیہ (حکومت اسلامیہ) (دورِ نبوی ﷺ)

باب پنجم (تصوف)، باب ششم (خلافت و ملوکیت)، باب ہفتم (مسلمانوں کے زوال کے اسباب)، باب ہشتم (نشاۃ ثانیہ)

۱۔ آثار و قرائن،

۲۔ چار بنیادی عناصر، I نظریاتی اساس، II علم و فن اور حکمت و دانش، III اسلامی معاشرہ کا احیا، IV حکومت اسلامیہ، اشارات، کتابیات،

انداز بیان دلچسپ، دل کش، دل پذیر اور قوت عمل کو متحرک کرنے والا ہے۔

المبین، ڈاکٹر حبیب علی، پبلشر: نوائے وطن پبلی کیشنز کوئٹہ، پرنٹر رستم پرنٹرز، پٹیل باغ، کوئٹہ، سن اشاعت، ۱۹۹۹ء، صفحات ۱۶۰،

یہ مختلف قرآنی دعاؤں مع اردو ترجمہ پر مبنی ہے۔

II نعتیہ شاعری

قندیلِ خیال، یعنی مجموعہ کلام شعرائے بلوچستان جو بماہ جون ۱۹۱۵ء بمقام لورالائی پڑھا گیا، زیر ترتیب سردار محمد یوسف یوسف، سیکرٹری مشاعرہ باستعانت لالہ ہرکرن داس ہرکرن، باہتمام لالہ ٹھاکر داس صاحب اینڈ سنز پرنٹر دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپا، بار اوّل تعداد طبع ۲۵۰، ۱۹۱۶ء،

صفحات ۴۰، سرورق پر سب سے پہلے درج ہے، الشعراء تلامیذ الرحمٰن پھر تحریر ہے:

بہ سرپرستی جناب خانصاحب عزیز الدین خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر،

۷ جون ۱۹۱۵ء کو لورالائی میں منعقدہ مشاعرے میں جن شعراء نے نعتیہ کلام پیش کیا تھا اُن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ مولوی عبدالحنان احقر عرائض نویس درجہ اوّل لورالائی،

۲۔ بابو عنایت اللہ خاں ایاغ، میر مشاعرہ اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ، دفتر ضلع لورالائی،

۳۔ جناب نبی بخش اسد، نائب تحصیلدار لورالائی،

۴۔ سردار محمد یوسف خاں پوپلزئی یوسف تحصیلدار لورالائی،

گلزار عابد، سید عابد شاہ عابد بلوچستانی (۱۸۸۸ء۔ ۱۹۴۹ء) مطبع قاسمی واقع دیوبند، ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ / اکتوبر ۱۹۱۵ء، صفحات ۴۸، بار دوم اگست ۲۰۰۰ء مطبع یونائٹڈ پرنٹرز، زونگی رام روڈ کوئٹہ، مع مقدمہ از پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر، سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ،

اس مجموعۂ کلام میں نعتیہ اشعار موجود ہیں۔ ان کی ایک اور کتاب منظوم ترجمہ نماز (زیادہ تر فارسی) ہے۔ اُس میں بھی دو نعتیں اردو میں ہیں۔

دیوانِ ناشط (خطی) ڈاکٹر محمد اسحٰق صدیقی ناشط (۱۸۹۱ء۔ ۱۹۴۰ء) ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء کو فورٹ سنڈیمن (ژوب) میں قیام کے دوران مولوی غلام نقشبند خاں کی فرمائش پر جو نعتیہ شعر کہے تھے وہ "بلوچستان میں اردو" ڈاکٹر انعام الحق کوثر، (لاہور ۱۹۶۸ء پنڈی ۱۹۸۶ء ۱۹۹۴ء ص ۳۶۰) میں درج ہیں۔

مکاتیب یوسف عزیز مگسی (۱۹۰۸ء۔ ۱۹۳۵ء) مرتبہ: ڈاکٹر انعام الحق کوثر، مطبع: زرین آرٹ پریس لاہور، ناشر: مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۷۸ء، صفحات ۱۱۵،

اس میں ایسے اشعار اور واقعات کا تذکرہ ملتا ہے جن سے یوسف عزیز کی حضور پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک شعر یہ ہے۔

گاندھی و مالوی کے وعظ دھرے رہ جائیں
میں اگر قول محمدؐ کو نمایاں کردوں

رحیلِ کوہ: میر محمد حسین عنقا، کراچی، ۱۹۳۴ء، صفحات ۱۰۰، ”فریاد“ پیارے نبی کی پیاری جناب میں موجود ہے۔

سلام والتجا، (بحضور سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) نبی بخش اسد، اس کے چار بند اور تیس شعر ہیں۔

مخمساتِ زیب (اُردو، خطی) سردار گل محمد زیب مگسی (۱۸۸۳ء۔ ۱۹۵۳ء) کاتب کا نام اور سال درج نہیں۔ اندازاً ۶۰، ۶۵ سال پہلے کا نسخہ ہے۔ اس میں ایسے مخمسات دستیاب ہیں۔ جن سے وجہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ یوسف عزیز مگسی کے بڑے بھائی اور فارسی کے تین دیوانوں کے تخلیق کنندہ ہیں۔

نقشِ جمیل (خطی) غلام محمد جمیل (۱۹۰۷ء۔ ۱۹۶۲ء)

اس میں نعتیہ اشعار موجود ہیں۔

بربطِ ناہید: قیوم راشد القریشی، پیش کردہ حلقہ اربابِ ادب کوئٹہ، ۱۹۴۸ء، صفحات ۶۴،

اس میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور قیوم راشد کے گلہائے عقیدت کا اظہار ہوا ہے۔

دستِ سبو: سید صغیر حسین اصغر انبالوی، ناشر: بزم ارتقائے ادب کوئٹہ، ۱۹۶۰ء، صفحات ۱۶۰،

اصغر کا یہ مجموعہ کلام نعت اور منقبت کے علاوہ زیادہ تر غزلیات پر مشتمل ہے۔

تیغ و قرآن: نثار احمد محشر رسول نگری، ملنے کا پتہ: اسلامیہ اسٹیشنری مارٹ قندھاری بازار کوئٹہ، سن اشاعت ندارد، صفحات ۹۸،

اس کی بعض نظموں کے عنوانات یہ ہیں: فقر و جہاد، حسینؓ اور اسلام، آزادی، اسلامی حکومت، مردِ مجاہد، جوہرِ اسلام، اسلامی نظریہ جنگ، عید قربان کا پیغام، محمد صلی اللہ علیہ وسلم،

نظامِ نو: نثار احمد محشر رسول نگری، کوئٹہ، سن اشاعت ندارد، صفحات ۴۸، سرورق پر یہ شعر درج ہے۔

اُٹھ کہ ضربِ پے بہ پے سے یہ جہاں برہم کریں
اپنی خاکستر سے پیدا اک نیا عالم کریں

اس کے پس منظر میں دوسری عالمگیر جنگ یورپ کا زمانہ ہے۔ آخری پیغام کی وضاحت کرتے ہوئے شاعر نے مغربی تہذیب کی حقیقت بتائی ہے۔ اور اسلام (دین حق یا دین فطرت) سے اس کا موازنہ کیا ہے۔

مثنوی صحیفۂ فطرت (حصہ اول) نثار احمد محشر رسول نگری طبع و ناشر میاں افتخار یوسف، پاکستان پریس کوئٹہ، ۱۹۵۷ء، صفحات ۹۵،

یہ مثنوی اُس دور میں لکھی گئی جب محشر صاحب کی زندگی ''قال'' سے ''حال'' کی منزل میں داخل ہو چکی تھی۔

محشر رسول نگری کے نزدیک ملتِ اسلامیہ کے لئے عظیم ترین مقصد رضائے الٰہی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے حق سے غیر معمولی عشق بھی ضروری ہے۔ جس کی بہترین اور مکمل مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے مل سکتی ہے۔

بقول محشر:

عشق کیا ہے؟ اتباع مصطفیٰ
عشق کیا ہے؟ صبر و تسلیم و رضا

فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم: (حصہ اوّل) نثار احمد محشر رسول نگری، کوئٹہ، بار اوّل ۱۹۶۱ء، صفحات ۱۹۲، بار دوم ۱۹۶۲ء مطبوعہ پنجاب بک ڈپو سر کلر روڈ لاہور۔

اشعار کی تعداد ایک ہزار چار سو ستر، مقدمہ از مختار صدیقی،

اس حصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے ہجرت تک کے واقعات کا مفصل جائزہ لیا گیا ہے۔

فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم: (حصہ دوم) نثار احمد محشر رسول نگری، طابع و ناشر میسرز پاکستان پریس جناح روڈ کوئٹہ، ۱۹۶۴ء صفحات ۲۵۵،

اشعار کی تعداد ایک ہزار سات سو پچیس، مقدمہ از ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اس میں ہجرت سے فتح مکہ تک کے واقعات خاصی تفصیل سے آگئے ہیں۔

فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم: (حصہ سوم) نثار احمد محشر رسول نگری، طابع زمانہ پریس جناح روڈ کوئٹہ، ناشر: میسرز پاکستان پریس کوئٹہ، ۱۹۷۰ء، صفحات ۱۳۶، اشعار کی تعداد ایک ہزار اٹھاون ہے۔

پیش حرف از مولانا غلام رسول مہر، "درہ بولان کے اُس پار" از ڈاکٹر نصیر احمد ناصر۔

تیسرے حصے کی ابتداء "نوائے شوق" کے بعد غزوہ حنین و محاصرہ طائف سے ہوتی ہے۔ پھر غزوہ تبوک، قیام امن، حکمت تبلیغ، عدیؓ بن حاتم کا اسلام، اصلاح نفس، پیغام آخرین (حجۃ الوداع کا خطبہ) اور سفر آخرت کا بیان آتا ہے۔ یوں اس حصے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا بیان تاریخی تسلسل کے اعتبار سے اختتام پذیر ہوا۔

فخر کونین ﷺ کے حضور سے پیشتر، رمضان رحمت، حدیث دلبری، حقیقت ایمان اور مقام عبودیت سے اُجاگر ہوتا ہے کہ یہ فقط منظوم سیرت ہی نہیں بلکہ ایک دلپذیر دعوت اسلام بھی ہے جس میں اس دین کے اساسی حقائق بڑے ہی متاثر کن انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔

تینوں حصوں میں مجموعی طور پر اشعار کی تعداد چار ہزار دو سو تریپن ہے۔ اور اس لحاظ سے فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم اردو ادب کا سب سے طویل مسدس ہے۔ جو قرآن و حدیث اور سیر و تواریخ کے مستند ماخذات پر مبنی ہے۔ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ نے اس مسدس کی سب سے بڑی خوبی یہ بتائی تھی کہ کسی جگہ بھی شاعرانہ مبالغے اور غلو سے کام نہیں لیا گیا۔

"فخر کونین" صلی اللہ علیہ وسلم وادیٔ بولان کے ایک عظیم صاحبِ دل شاعر جناب محشر رسول نگری کا ایک علمی و ادبی شاہکار ہے۔ جو حسن و حقیقت کا ایک نادر امتزاج ہے۔ اس سے ادبیاتِ سیرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک گراں بہا اضافہ ہوا ہے۔ اس تخلیق پر وادی بولان اگر مسرت و طمانیت سے جھوم اُٹھے تو بجا ہے، بالکل بجا ہے۔ اس کے پہلے حصے کا ترجمہ انگریزی میں از ملک مقصود عالم بعنوان:

Pride Here and Hereafter (God`s Blessings and Peace be upon Him)

لاہور سے چھپا ہے۔ سن اشاعت ندارد، صفحات ۲۴۶۔

عبدالصمد شاہین نے "فخر کونین ﷺ" کا منظوم براہوئی ترجمہ کیا ہے۔ جو چھپ چکا ہے۔

مسدسِ فخر کونین کے تینوں حصے اکھٹے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ زیر اہتمام سجاد پبلی کیشنز ۱۹، آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ، مطبع سلمان آرٹ پریس لمیٹڈ لاہور، طبع دوم ۱۹۸۱ء، صفحات ۶۲۲۔

چشمہ کوثر، پروفیسر آغا صادق حسین صادق، سید الیکٹرک پریس ملتان سے طاہرہ نقوی ناشرہ نے چھپوایا، ۱۳۸۶ھ۔۱۹۶۶ء، صفحات ۹۲۔

یہ نعت و منقبت کا مجموعہ ہے۔ آٹھ طرحی نعتوں کے دوسرے عنوانات ہیں: زمزمہ نعت، میلادِ اعظم، شبِ معراج، رموز نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم، نعت مقتبس، نعت سہل ممتنع۔

متاعِ بردہ، عبدالرحمٰن غور، ناشر مکتبہ بلوچی دنیا، ملتان، ۱۹۶۷ء، صفحات ۱۲۴،

''نذرانۂ عقیدت'' کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے ہیں۔

خارگل، ڈاکٹر عبدالحمید حمید کاکڑ، ناشر بزم ثقافت کوئٹہ، ۱۹۶۹ء، صفحات ۱۱۹، گلہائے عقیدت حضور پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کئے ہیں۔

ابیاتِ باہوؒ مع ترجمہ و شرح، تحقیق و شرح سلطان الطاف علی، ناشر حاجی محمد اشفاق قادری، کریم پارک لاہور، ۱۹۷۵ء، صفحات بڑی تقطیع ۶۳۶، شارح نے ص ۴۱ پر منبع خیال، کے تحت واضح کیا ہے۔ ''تمام تر ابیات کسی نہ کسی آیتِ قرآنی یا احادیثِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہیں اور کوئی فکر و خیال رموزِ دین و عرفان سے باہر نہیں کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ عاشق حقیقی اور مادر زاد ولی ہونے کی حیثیت سے مبلغ قرآن و حدیث ہیں۔ ابیات اپنے مخصوص انداز اور سچائی کے پیغام سے دل کی گہرائیوں میں اسلام کی روح پھونکتی ہیں۔ ان سے صفائی باطن اور عملِ صالح کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

تاج محمد تاجل (۱۸۳۱ء۔ ۱۹۴۴ء) تلاش اور ترجمہ عبدالرحمٰن براہوی، ناشر لوک ورثے کا قومی ادارہ، اسلام آباد، ۱۹۷۹ء صفحات ۶۴،

اس میں بلوچی براہوی شاعری اور اردو ترجمہ موجود ہے۔ نعتیہ اشعار بھی ملتے ہیں۔

اُردو کے شعر کے لئے دیکھئے: بلوچستان میں اردو، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، پنڈی، بار سوم ۱۹۹۴ء، صفحہ ۳۹۳،

سنگاب، عطا شاد، ناشر سیلز اینڈ سروسز کبیر بلڈنگ کوئٹہ، مطبع پرنٹ مین، ۴۳ ریٹی گن روڈ لاہور، ۱۹۸۵ء، صفحات ۲۱۷،

اظہارِ عقیدت بعنوان اسم افزا نظر، میں کیا ہے۔

حریم و حجاب، فضل اکبر کمال، زیر اہتمام انجمن دبستان بولان کوئٹہ، مطبع قلات پبلیشرز کوئٹہ ۱۹۸۵ء، صفحات ۲۲۸،

گلہائے عقیدت بحضور سرور کائنات دستیاب ہیں۔

عرفان و آگہی، ناگی عبالرزاق خاور، زیر اہتمام انجمن دبستان بولان کوئٹہ، مطبع شہزاد پرنٹنگ پریس، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء، صفحات ۱۴۴،

اس میں نعتیہ اشعار موجود ہیں۔

آدابِ سفر، نور محمد ہمدم، ناشر بک سپاٹ کوئٹہ، مطبع معراج دین پرنٹرز لاہور، ۱۹۸۸ء، صفحات ۲۲۸،

اس میں گلہائے عقیدت بحضور سرور کونین ﷺ ملتے ہیں۔

"نو غذائے روح" (قلمی) نعتیہ کلام، حافظ قاری محمد ابراہیم حافظ خلف الرشید حاجی مہتاب الدین (۱۰/ اگست ۱۸۹۶ء ...... ۲۷ فروری ۱۹۹۲ء) پہلا صفحہ پر حافظ محمد ابراہیم ۱۴/ ۲/ ۳۲-۲، مسجد روڈ کوئٹہ درج ہے۔ عام کاپی کے ۶۶ صفحات ہیں۔

آپ کا نہایت اہم کارنامہ قرآن مجید کا منظوم قرآنی مفہوم (اردو) ہے۔ جو ہزاروں اشعار پر مشتمل ہے۔ اس پر اہل بلوچستان جس قدر فخر کریں کم ہے۔ یہ منظوم تفسیر آپ نے دس برس کی محنت شاقہ کے بعد ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء میں مکمل کی ہے۔ اب تک چھپنے کی نوبت نہیں آئی۔

قوسِ عقیدت، سہیل اختر، ناشر امداد نظامی و جدان پبلی کیشنز، سنٹرل بلڈنگ مسجد روڈ، کوئٹہ، مارچ ۱۹۸۴ء، صفحات ۱۶۰،

یہ مجموعہ کلام حمد و نعت، منقبت اور وطن سے عقیدت کا مظہر ہے۔ پیش لفظ ڈاکٹر محمد سعود اور تقریظ پروفیسر جلیل احمد صدیقی نے تحریر کی ہے۔ سرورق کی پشت پر ڈاکٹر انعام الحق کوثر کی رائے درج ہے۔

منتخب نعتیہ کلام، مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق کوثر، شائع کردہ ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم بلوچستان کوئٹہ، یکم محرم الحرام ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء (پانچ بار چھپا) صفحات ۴۲،

مندرجات: حرف آغاز (ڈاکٹر انعام الحق کوثر) حمد اور ریاض رسول صلی اللہ علیہ وسلم اردو کے مختلف شعرائے کرام کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ انتخاب بلوچستان بھر میں بچوں، بچیوں، طلبہ، طالبات اور اساتذہ کرام کے حسن قرأت اور سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ علمی و تعلیمی مقابلوں میں بطور انعام دیا جاتا تھا۔

نعت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم، مرتبہ: ریاض ندیم نیازی، ناشر: مکتبہ امتیاز راجپوت مارکیٹ اردو بازار لاہور، صابری دار الکتب قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور، سن اشاعت درج نہیں صفحات ۹۶،

ابتدا مظفر وارثی کی حمد سے ہوتی ہے۔ بعد میں مختلف جدید و قدیم عقیدت گزاروں کی نعتیں درج ہیں۔ امید فاضلی کے صلوٰۃ و سلام (ایسے قرآن پیکر پہ لاکھوں سلام) پر یہ انتخاب ختم ہوتا ہے۔

نعت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم، مرتبہ: ریاض ندیم نیازی، ناشر امتیاز راجپوت مارکیٹ اردو بازار لاہور صابری دار الکتب قذافی مارکیٹ، اردو بازار لاہور، سن اشاعت ندارد، صفحات ۹۶،

آغاز اقبال عظیم کی حمد سے ہوتا ہے بعد ازاں ایک اور حمد کے ساتھ مختلف جدید و قدیم عقیدت مندوں کا نعتیہ کلام موجود ہے۔ آخر میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں، سید محمد ریاض الدین سہروردی اور ریاض ندیم نیازی کے صلوٰۃ و سلام درج ہیں۔

قندیل، ناگی عبدالرزاق خاور، زیر اہتمام انجمن دبستان بولان، کوئٹہ، مطبع یونائیٹڈ پرنٹرز کوئٹہ، ۱۹۸۸ء صفحات ۲۰۰، نعت مبارک موجود ہے۔

محسوسات، ش ضحیٰ، ناشر نصرت پبلی کیشنز کراچی، طابع المنظر پرنٹنگ پریس، سن اشاعت ندارد، صفحات ۱۴۰،

جادۂ کہکشاں، فاروق فیصل، اہتمام اشاعت انجمن دبستان بولان کوئٹہ، طباعت الشمس تبریز پرنٹرز ملتان، ۱۹۹۶ء، صفحات ۱۲۸،

نعت سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے۔

طیفِ رواں، عین سلام، ناشر ناشاد پبلشرز کوئٹہ / لاہور، ۱۹۹۶ء، صفحات ۱۴۳، اس میں اظہار عقیدت بعنوان "وہ اسم نور بے کراں" ہوا ہے۔

محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، صوفی جاوید اقبال معصومی، ناشر انجمن دبستان بولان کوئٹہ بہ اشتراک انجمن خدامِ خواجگانِ معصومیہ، کوئٹہ، مطبع این اے اے پرنٹرز ناظم آباد نمبر ۲ کراچی، ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء، صفحات ۱۶۰، صوری و معنوی اعتبار سے دیدہ زیب،

صوفی جاوید اقبال معصومی صاحب کتاب نعت گو شاعر ہیں۔ "محبوب" کے شروع میں چند تحریریں موجود ہیں، جیسے جوئے نور کی ایک موج (ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی) مہک ہی مہک (ڈاکٹر

انعام الحق کوثر) اکیسویں صدی کا صوفی شاعر (رشید انجم) ارمغانِ محبت (پروفیسر آفاق صدیقی) قطعہ تاریخ اشاعت (قمر وارثی) درویش صفت شاعر (قاری غلام حسین عباسی) اقبال احسانی (غلام قادر سومرو قادری) ابتدائے عشقِ محبوبؐ (صوفی جاوید اقبال معصومی)

مجموعہ کلام کا آغاز حمدِ باری تعالیٰ اور حمدیہ قطعہ سے ہوتا ہے۔ بعدازاں گلہائے عقیدت ہی عقیدت ہیں۔ جو مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں۔

گنبد خضریٰ (منتخب نعتیں)، مرتبہ ریاض ندیم نیازی، ناشر یکے از مطبوعات، غلام دستگیر اکادمی بہ اشتراک ناشاد پبلشرز کوئٹہ / لاہور، ۱۹۹۶ء صفحات ۱۲۵، انتساب، آراء، پیش لفظ (سلطان ارشد القادری) کچھ اپنی زباں میں (ریاض ندیم نیازی، مرتب) اور حمد باری تعالیٰ (میرے رب کہاں پہ نہیں ہے تو؟ سید ریاض الدین سہروردی) کے بعد نعت بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت نئی اور پرانی نعتوں کا انتخاب دیا گیا ہے۔ احمد ندیم قاسمی کے الفاظ میں "انتخاب بڑی محنت سے کیا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ مجموعہ نعت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرستاروں میں مقبول ہوگا۔"

سوغات، مولفین پروفیسر محمد انور رومان، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر، ناشر، سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) کوئٹہ، ۹۷-۱۹۹۶ء، صفحات ۶۴، انور رومان صاحب نے انتساب، میں انوکھا انداز اختیار کیا ہے۔ ایک ماسٹر صاحب اور ایک بچے کے مابین اس (بچے) کے نام سے متعلق گفتگو بیان کرکے لکھا ہے: "یہ انتخاب اس بچے کے نام منسوب ہے۔"

انور رومان ہی نے تعارف، میں اس انتخاب کی ضرورت یوں بتائی ہے۔ "یہ انتخاب بالخصوص نوجوانوں کے لئے کیا گیا ہے تاکہ انہیں نام مصطفیٰ ﷺ، احترام مصطفیٰ ﷺ، مقامِ مصطفیٰ ﷺ، نظام مصطفیٰ ﷺ اور دوام مصطفیٰ ﷺ کا شعور حاصل ہو سکے۔"

منتخب نعتیہ کلام، مجلس ادارت، پروفیسر انور رومان، پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر، راجہ نثار احمد، جناب محمد رفیق اور جناب محمد مشتاق باجوہ، ناشر سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) کوئٹہ، مطبع یونائٹڈ پرنٹرز کوئٹہ، ۱۹۹۸ء، صفحات ۶۴،

پہلے صفحے پر حضرت علی مرتضیٰؓ کی روایت کردہ حدیث ہے، جس میں ہادی برحق کی حیات طیبہ کے مطمع ہائے نظر کا ذکر ہے۔ دوسرے صفحے پر قرآن پاک کی روشنی میں حضور پاک صلی

اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ تیسرے صفحہ پر درود شریف کے فضائل اور فوائد رقم کئے گئے ہیں۔ دیباچہ ڈاکٹر انعام الحق کوثر کا تحریر کردہ ہے اور انتساب معروف دانشور اور صاحب فکر و نظر اسکالر پروفیسر انور رومان نے لکھا ہے جو عمیق علم اور لطافت بیان کا مظہر ہے۔ انتخاب کا آغاز حمد سے ہوتا ہے۔ اس میں برصغیر کے معروف شعراء کی نعتیں شامل کی گئی ہیں۔

منتخب نعتیہ کلام حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق اور خاص نیت کا مظہر ہے۔ یہ نعتیہ مجموعہ وطن عزیز کے ایک بطل جلیل شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید کی یاد میں شائع کیا گیا ہے۔ وہ ساری زندگی فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ترویجِ علم اور انسانی خدمت میں مصروف بلکہ برسرپیکار رہے۔ حکیم صاحب کی عظیم طبی، تعلیمی اور انسانی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ وہ بظاہر ایک فرد تھے۔ مگر بباطن ایک انجمن بلکہ ایک تحریک تھے۔

آدھی نیند، بیرم غوری، ناشر: ناشاد پبلیشرز کوئٹہ / لاہور ۱۹۹۸ء صفحات ۱۵۲، اس میں نعت موجود ہے۔

برفاگ، عطا شاد، ناشر: ناشاد پبلشرز کوئٹہ لاہور ۱۹۹۸ء صفحات ۸۸، اس میں اظہارِ عقیدت تین نعتوں میں پیش ہوا ہے۔

آنکھ بھر حیرت، محسن شکیل، ناشر الرزّاق پبلی کیشنز لاہور، مطبع عظیم علیم پرنٹرز ۱۹۹۹ء صفحات ۱۸۹، نعت موجود ہے۔

کلامِ وقار، پروفیسر وقار احمد وقار، ناشر محمود اسٹیشنرز کوئٹہ، مطبع نیو نساء پرنٹرز کوئٹہ، ۱۹۹۹ء صفحات ۱۳۲، چند نعتیں دستیاب ہیں۔

"میں نے پھولوں کے خواب دیکھے" مجموعہ نظمیں، آغا صادق، ترتیب ڈاکٹر نوید حسن، ناشر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور مطبع کمبائن پرنٹرز لاہور ۱۹۹۹ء، صفحات ۵۰۰، اس میں دو نعتیں (فی نعت سید المرسلین ﷺ، صل علیٰ) درج ہیں،

سعید گوہر کا مطلع الفجر (اردو حمد، نعت، سلام) زیر طبع ہے۔

علاوہ ازیں بلوچستان کے متعدد جدید و قدیم معروف اور نامور عقیدت مندوں کی اردو نعتیں، "سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں" ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر، ناشر سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) کوئٹہ، مطبع یونائٹڈ پرنٹرز، زونگی رام روڈ کوئٹہ ۱۹۹۷ء ص ۲۵۷ تا ۳۵۹،

میں شائع کی گئی ہیں۔ اُن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

محمد صادق شاذ، ارشد امروہوی، علامہ عیش فیروز پوری، اخگر سہارنپوری، اثر جلیلی، رشید نثار، صادق نسیم، عابد رضوی، ظفر خاں نیازی، عیاض محمد عیاض، امداد نظامی، ملک محمد رمضان بلوچ، مقبول رانا، ریاض قمر، نسیم احمد نسیم، سید جعفر طاہر، خورشید افروز، قاضی محمد عالم ضمیر، سعید گوہر، سردر سودائی، رب نواز مائل، چودھری فضل حق، ماہر افغانی، آغا محمد علی فرحت، محمود احمد محور، سلطان محمود نیازی، عرفان الحق صائم، میرزا حسین قدیری، محمد حنیف کاشف، عرفان احمد بیگ، حسن جاوید، سائرہ خان سارا، سلطان ارشد القادری، ڈاکٹر منیر رئیسانی، سیدہ نجمہ واحد، پیر سلطان حامد نواز القادری، عابد شاہ عابد، شبنم شکیل، مذاق العیشی، شعور رضوی، سلطان غلام دستگیر القادری ناشاد، حضرت تراب گوالیاری، فقیر بخش مسلم بگٹی، غلام سرور جاوید، بشیر تمنا، اوریا مقبول جان، محمد علی اختیار، کرن حیدر، صلاح الدین ناسک، عبدالغفور مینگل، حبیب اللہ حبیب، نادرہ ضمیر پرواز، ڈاکٹر ابو یحیٰی عینی، عاصمہ جعفری، صدف چنگیزی، رشید انجم، پروفیسر شرافت عباس، ڈاکٹر ولایت حسین عسکری، امین صباء، نیاز خلجی، آصف حسن، نذر حسین نیرؔ، محمد نواز ناظر،

بلوچستان میں اردو سیرت نگاری (نثر اور نعتیہ شاعری) کے حوالے سے ایک مختصر سا جائزہ پیش کیا گیا۔ قرآن مجید کی تعلیمات کی عملی شکل کے ادراک کے لئے آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور عمل کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا، ارشاد ربانی ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃٌ حسنۃ۔

تمہارے لئے حضرت محمد (ﷺ) کی ذات بہترین نمونہ ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ سے جب حضور اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے انتہائی بلیغ انداز میں فرمایا کہ:

و کان خلقہ القرآن

وہ تو سراپا قرآن تھے۔

خود قرآن حکیم نے بھی یہی کہا ہے کہ:

اِنک لعلیٰ خلقٍ عظیم۔

آپ (ﷺ) سر تاپا خُلقِ عظیم ہیں۔

اور خلق عملی سیرت کا نام ہے۔ ان معروضات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو

جاتی ہے کہ حضور پاک ﷺ کی سیرت کی بڑی اہمیت ہے۔ اسی لئے اسلام کا سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ کے بغیر ناممکن ہے۔

سیرت (معنی سنت، طریقہ، مسلک) میں بنیادی طور پر طینت و سرشت، افتادِ طبع، انداز فکر، طرز عمل اور پھر اس کے اثرات، یہ تمام باتیں شامل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت کا سب سے بڑا پہلو رسالت ہے اور رسالت کا تعلق پوری انسانیت سے ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی فقط پیدائش سے وفات تک کے واقعات میں دوسرے اشخاص و افراد کی زندگیوں کی طرح مقید نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سیرت نبوی ﷺ کے دائرے میں چند تاریخی واقعات اور سوانح حیات ہی نہیں آئیں گے۔ سارا قرآن پاک آ جائے گا ساری ہدایات و تعلیمات آئیں گی، تمام احکام و قوانین اور فرامین و مکاتیب، عقائد و عبادات اور معاملات و آداب آئیں گے بلکہ اُن تمام رفقا کے حالات بھی جن کی خاص تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور مختلف ذمہ داریاں اُن کو تفویض کیں اور پھر ان سب مخالفوں کے احوال بھی جو معاندین و مخالفین کے رہبر تھے اور برسر عناد و مصروف پیکار رہے۔

اسی لائحہ عمل کے پیشِ نظر قدما نے جب کچھ تحریر کیا تو اس بھرپور اور ہمہ گیر زندگی کے ابواب جدا جدا ترتیب دیئے۔ انہوں نے حضور پاک ﷺ کے روزمرہ کے معمولات، عادات و خصائل، اخلاق و آداب، آل اولاد، گھربار، رہن سہن وغیرہ کو "شمائل" وغیرہ کے عنوان سے مرتب کیا ہے۔

بلوچستان میں نثری سیرت نگاری کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ کم و بیش متذکرہ بالا لائحہ عمل کو اپنانے کی پوری کوشش ہوئی ہے۔ براہ راست بھی اور بالواسطہ بھی۔ مزید بھرپور انداز میں تحقیقی و علمی کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ہم احکاماتِ خداوندی اور آنحضور ﷺ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر آج کی دُکھی، بیمار اور سخت دباؤ کی شکار انسانیت کی نجات کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

"نعت" عربی کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں: خوبی کا بیان، مدح و تعریف، عربی میں یہ لفظ آج تک اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مگر فارسی، اُردو، براہوئی، بلوچی اور پشتو میں یہ صرف اپنے اصطلاحی معنوں میں آتا ہے گویا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف، اصطلاحی معنوں سے ایک تصور یہ بھی وابستہ ہے کہ وہ مدح و توصیف صرف نظم میں ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

اور ہم نے آپ (ﷺ) کی خاطر آپ کے ذکر کو رفعت بخشی۔

ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سربلندی تاریخی ادوار، جغرافیائی قیود، اقوام و ممالک کی تقسیم، رنگ و نسل کی تفریق اور زبان و ادب کے پیمانوں سے بالاتر ہے۔ اسی لئے نعت کا موضوع لامحدود ہے۔

علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا برکات ساری انسانیت کے لئے ایک کسوٹی ہے۔ چنانچہ جب اس کسوٹی کے ناطے سے اپنے احوال پر نظر ڈالی جاتی ہے تو یہ جائزہ بھی نعت کے ضمن میں آجاتا ہے۔ شاعر اپنے نعتیہ اشعار میں انسانوں کی توجہ زندگی کی اعلیٰ ترین اقدار کی جانب منعطف کراتا ہے۔ اور اس طرح زندگی اور انسانی معاشرے کو زندہ تر اور پائندہ تر بنانے کی سعی بلیغ کرتا ہے۔ یوں ہر دور میں نعت کی اہمیت، ضرورت اور افادیت اُجاگر ہو جاتی ہے۔

بلوچستان کے نعت گو شعراء متذکرہ بالا کسوٹی پر اپنے آپ کو پرکھتے ہوئے گلہائے عقیدت صفحۂ قرطاس پر منتقل کرتے ہیں۔ وہ قرآن و احادیث سے استدلال کرتے ہوئے غیر معتبر اور غیر مصدقہ روایات سے بچنے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔ وہ سلام و درود کی برکات سے اچھی طرح آگاہ ہیں مگر عقیدت کیشی میں حزم و احتیاط ضروری ہے۔

ناسک قدم تو رکھ ہی دیا پل صراط پر
حد درجہ احتیاط، کہ نعت رسولؐ ہے

مختصراً یہ بلوچستانی اہلِ قلم کا کاروان رنگ و بو محبت و الفت اور وفاکشی کی گہرائی و گیرائی سے لیس حرم پاک اور مسجد نبوی ﷺ کی طرف گامزن دکھائی دیتا ہے۔ محشر رسول نگری کے الفاظ میں:

اے تشنہ کام جذبۂ پنہاں سے کام لے
ساقی کے ہاتھ سے مئے عرفاں کا جام لے
اُٹھ اور دامنِ شہِؐ لولاک تھام لے
ہر گام پر خدائے محمدؐ کا نام لے

سیرت مرے حضورؐ کی سرّ حیات ہے
انسانیت کی آج اسی میں نجات ہے